

بیمبئی ہیرا کشمیری پنڈت الیسوی شین (جسٹری)



کے زیرِ اہتمام

منعقدہ

تیسری آل انڈیا کشمیری سماج نمائندگی
میں

کشمیری پنڈت سبھا امپھلا جموں
کی

پیش کی ہوئی دستاویز

۲۶ دسمبر ۱۹۸۱ء

جامعہ کردہ

۱۸۰۰۰
شعبہ اشاعت کشمیری پنڈت سبھا امپھلا رٹاری جموں

کشیری پنڈت سبھا امپھلا جموں

مورخہ ۱۹۸۲ء

سالوں ورکنگ کمیٹی بیٹھک

محترم صدر بیٹھک محترم نمبران سبھا۔

بھئی میں منعقدہ کانفرنس کی نسبت ایک سرسری جائزہ دوس
میں رکھنا ایک شرف ہے جس کو میں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

کشیری پنڈت سبھا ایسوسی ایشن بھئی کا مورخہ ۱۹۸۱ء کا
چھاپا ہوا ایک سرکلر خط کشیری پنڈت سبھا جموں کے دفتر میں ۱۹۸۱ء
۱۹۸۱ء کو بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ اس سلسلہ میں اسی نوعیت
کا ایک خط صدر سبھا کو بھی موصول ہوا۔ اسی طرح ۱۹۸۱ء کا
جاری کیا ہوا ایک اور خط جو آنریبل جسٹس پی این جی جی پریدیا
آل انڈیا کشمیری سماج الدہ آجائے لکھا تھا مورخہ ۱۹۸۱ء
کو سبھا میں موصول ہوا۔

آل انڈیا کشمیری سماج کے ساتھ وابستہ تمام ایسوسی ایشنوں کی تیسری
ورش کا نفاذ نس بھئی میں زیر اہتمام کشیری پنڈت ایسوسی ایشن بھئی

مورخ ۲۴ تا ۲۵ دسمبر ۱۹۵۸ء ہونا قرار پائی تھی اور ہماری سبھا بھی اس میں
شریک ہونے کے لئے دو طرفہ مدعو کی گئی تھی۔ چنانچہ معاملہ اشد ضروری نوعیت
کا تھا اور کم وقت میسر ہونے کے کارن اس وصال کا نفرنس میں شرکت
کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے ضروری بن گئے تھے اور سبھا کے جنرل
سیکرٹری کی حیثیت میں میں نے بہت ہی قلیل وقت میں ایک پیپر تیار کیا
جو پورے دس صفحات پر پھیل گیا۔ اس پیپر کی تین تقییں تھیں جن میں مکتبہ
کا نفرنس کے پاس پہلے ہی پہنچانے کے لئے مناسب اقدامات کیے گئے۔
اس دستاویز کو روانہ کرنے سے قبل ایمر جی فیصلہ کے تحت منظور کیا گیا
اور اس موقع پر سبھا کے مندرجہ ذیل اعضاء موجود تھے۔

سروشری لیکن ناتھ بٹ۔ سر کے تھو۔ ایم۔ ایل۔ ریٹ۔ ڈی۔ ایل۔
نچا ماسٹرس کے مرزا۔ پی۔ این۔ شمشو۔ راجندر ناتھ۔ جی۔ ایل۔ ریٹ۔ ایس
ابن سپرو۔ ایس۔ این۔ در۔ سی۔ ایل۔ ورائی۔ او۔ این۔ در۔ ایہ۔ خود میں
یعنی بی۔ این۔ بھان۔

وفد کی روانگی کے سلسلہ میں دوسرے لوازمات، شرعی اذکار، شری
مرزا نے پورے سکے جیسے سکے میں ذاتی طور پر انا کا شکر گزار مجھ کو
سبھا کو جو تیسرے سکے جیسے شرعی راجدھار سنگھ کے علاوہ شرعی راجدھار
شمشو (سینئر شیشو) اور بی۔ این۔ بھان جنرل جیکر شری شامی
دیکھتے تھے بی۔ این۔ بھان کو بلور شیشو نے شامی کو بلور شیشو
کی گئی تھی)

۲۳ دسمبر ۱۹۵۱ء کو بمبئی پہنچنے کے بعد مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء کو کشمیری پنڈت سبھا جموں نے ایک مجمع غصیر اور مجمع کثیر کے سامنے اپنے بارغ میں جو پیر پڑھ کر سنایا اس کا متن آپ لوگوں کے سامنے دوبارہ رکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں گا۔

یاد رہے کہ کشمیری پنڈت سبھا امپلا جموں کے ترجمان کو دوسری سبھا سنتھواؤں کے نمائندوں اور ترجمانوں کے مقابلہ میں ۲۰ بجے ۲ منٹ تک کا زیادہ وقت دے دیا گیا۔ کیونکہ ہمارے صدر کا زمانہ ایسا گیا تھا اور اس طرح یہ مفصل، مدلل اور مکمل توضیح پیر گوئن دل سے سنائی گئی۔ تمام حاضرین، ناظرین، مندوبین اور نمائندگان انگشت بندہاں دیکھے گئے اور اس دوران ایکسپریس بھی بلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ مرد زن، نوجوان لڑکے، لڑکیوں کا ہجوم۔ افسی اپنے قول و فعل میں ایسا غار نظر آ رہا تھا۔ (اس کے لئے ہمیں ایسی اسٹیشن زمرہ دست خراج مستحق ہیں) ہمارے سبھا کی کارکردگی کی بے حد تعریفیں کی گئیں، یا ہوں گے کہ کشمیری پنڈت سبھا جموں بطور زمانہ تمام ماحول پر چھا گئی اور اس ماحول جموں و کشمیر کی قریب قریب بہترین و حتمی نمائندگی کی گئی۔ مہمانانہ ہم پر جو کہ سبھا سرنگر کے صدر ڈاکٹر ایس این پٹن اور ان کے دو متبر اور دو مستحان سرگوشا ستمی سرنگر کے کونوینر شری امر ناتھ گجو نے اس موقع پر امداد ملنے کے ساتھ ہی اجلاس میں موجود تھے۔ لیکن پھر بھی کشمیری پنڈت سبھا جموں نے مجموعی حق ادا کیا۔ ڈاکٹر پٹن، شری ویشنوی

شری جیتوئے ولولہ انگیز تقاریر سے ماوس کو اصل واقعات سے
 روشناس کرایا۔ شری امر ناتھ گنجو کی تقریر بھی برادری کی یکجہتی کی
 عکاس تھی۔ ہماری دستاویز تمام باتوں کا مبیغ تھی۔ یہ سہارا یقیناً
 ہے، جو حیثیت، عزت اور آبرو جوں سبھا کو حاصل ہوئی، وہ قابلِ تائید
 ہے۔ گوشتے گوشتے سے آئے ہوئے جاتی کے درکان نے نہایت ہی خلوص
 اور محبت سے ہماری طرف اچھے بڑھائے، ہم کو پیار دیا اور ہمارے بھائیوں
 کو بہت بہت سراہا۔ اس کے بعد مورچہ دار و سبزی فروش یہ کورات کے
 کھانے کے بعد ڈاکٹر کے این کول صمد کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن بمبئی
 نے تمام مندوبین کا پُر خلوص انداز میں شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صمد
 آل انڈیا کشمیری سماج اراکوں اور پہلے جلسے پر این خشی نے کشمیری
 پنڈت ایسوسی ایشن کے تمام اہلکاران، صدر، وزراء اور ممبران کو
 خراج تحسین پیش کیا اور اُمید کی کہ مستقبل میں بھی تمام کشمیری
 پنڈت برادری ایک ہی جھنڈے کے تلے اپنی زندگی کی راہوں کو
 استوار بنانے کی سعی پیہم کرے گی۔ ان کے بعد کشمیری پنڈت سبھا انیس
 کے صدر شری جوگی نے کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن بمبئی اور آل انڈیا
 کشمیری سماج کے صدر صاحبان اور بمبئی کانفرنس کے تمام شرکاء کو ہادیہ
 مبارک باد پیش کیا اور پھر چوتھے نمبر پر کشمیری پنڈت سبھا امپھیلا جھوں
 کے ترجمان (بی این بھان) نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہر کس
 نا کس کو مبارک باد دی اور پھر درج ذیل اشعار پڑھ کر سنائے۔

۷۰
 حصے نے کیوں کو ایک مرکز پہ لاکے یکجا کیا کچھ ایسے
 کہ آرقی سامنے سے آکر بشر بشر کی اُتارتا ہے۔
 کئی دہینوں کی یہ پسپا بھی رنگ لائی ہے میرے حق میں
 میں کیوں نہ قربان جاؤں اس پر دکھائی جس نے اُدارتا ہے
 نہ اسی غفلت اگر برت لی نہ جانے کیا کھلبلی مچے گی
 وقت پر ہونے نہ آؤ کر وقت سب کو پکارتا ہے۔ عسے
 اخیر میں نوجوان طبقہ کے ساتھ مذاق کے طور پر یہ اشتعار بھی ملتا
 تھے۔

ہم ہی سے ہے حسنِ انداز رنگِ محفل
 ہم ہی سے ہے شانِ حیا رنگِ محفل
 ہم ہی سے ہے فحشرِ نارنگِ محفل
 ہم ہی جیب نہ ہوں تو کیا رنگِ محفل
 ایسے دیکھو کہ آپ سٹریا پئے گا۔
 اس پہ کوئی ۲ منٹ تک تالیاں بجاتی رہیں۔
 لیجئے صاحب اب دستاویز ملا حفظ ہو۔

صاحبِ مہربان اجتماع میں شریف فرما صاحبانِ کرام، برادرانِ مہتمم کارِ قوم
 نمک نہ!

نہایت ہی فخر کا مقام ہے کہ عظیم ہندوستان کے معماروں کا یہ اجتماع

موجودہ وزیرِ ناقص میں اپنی ابتری کو تبدیل بہ خوشی کرنے کے لئے ہمیشہ
ایسی عظیم اسٹیج میں بلانے جانے کے لئے کشمیری پنڈت ایسوسی ایشن ریشٹرڈ
نے آل انڈیا کشمیری سہاج کے ایما رہبرانی تہم ترسکا و ششیں بروئے کار
لئے ہیں اور ملک کے گوشے گوشے سے کشمیری پنڈت جیسے مکررین طبیف
سے افراد اس میں مدعو کئے ہیں۔ لیکن

۱۔ ہمارے دم سے پہلے تعمیرِ عالم نگریم آج تک بے فائدہ ہیں
چھوٹے کیلئے کہ بلا ہے کہ سب سے پہلی آل انڈیا کشمیری پنڈت
کانفرنس ۱۹۶۹ء اور ۲۰۱۹ء کو لاہور میں راجہ نور محمد صاحب
رہنمہ ممبر ایسوسی ایشن کی سہیل پنجاب کی حوالی انڈرون دہلی دروازہ میں مختص
کی گئی تھی۔ اس کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر شوزاب
صاحب رہنمہ رازدان تھے۔ مجھے یقین کا ہے کہ اس لحاظ سے آج کی یہ
کانفرنس بھی ایک اعلیٰ اور ارفع کانفرنس ہوگی۔ گو اس سے قبل کئی
چھوٹی بڑی کانفرنسیں ہوئیں ہیں۔ لیکن مشاہدہ میں کچھ نہ آنے کے
سکارن یہ کہنا غلط بھی نہ ہوگا کہ آج کی یہ کانفرنس قیمتی اور سب سے
فائیت بھی ہوگی۔

بھگوان کالا کھ لاکھ شکر ہے کہ آج مدوں کی تمنا میں بر آنے
والی نظر آ رہی ہیں۔ کشمیری پنڈت برادری کا آج کا یہ بھرپور اور
لگاتار کہ برادری کی تقدیر میں سنور سکتی ہیں۔ میں اپنے آپ کو
نہایت ہی خوش بخت سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی برادری کی مقتدر رہنماؤں

وہ میاں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ طول و عرض سے آٹھ سوئے ناظرین،
میں آپ کو اپنی جانب سے اور کشمیری پنڈت سبھا جموں کی جانب سے دلی
تمنا کہ باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ابن اہل زلتشی ناظم کانفرنس کی محنتوں نے بالآخر رنگ
لایا اور ہم تک نوبت آئی کہ اس عظیم الشان کانفرنس جو آل انڈیا
کونگریس ساج نے منعقد کی ہے، میں شریک نہیں۔
بجاری بہ محفل سچائے کی خاطر

زمین پر ستارے بڑے گئے ہیں
ناظرین کلام۔ تواریخ کے اوراق پلٹ پلٹ کر دیکھئے تو پتہ چلے گا
کہ ماضی بعید میں وادی کشمیر میں کشمیری پنڈت جاتی پر وقت و وقت
کے مقامی اور بیرونی حکمرانوں نے مظالم ڈھائے ہیں۔ اور انہی وجوہ
کی بنا پر یہ کہی صاحب فہم اور زیرک لوگ نہ کہ وطن کر کے ہندوستان سے
باہر تک چلے گئے اور اپنی رہی سہی طاقت اور فہم و فراست اور عقل و
دانش سے اپنا وجود بچانے میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔

جھے ۱۹۴۵ء میں مرحوم پنڈت لکشمی نرائن کول ایڈیٹر
”بہا کشمیر“ لاہور کے ہاں ایک کتاب کا مطالعہ کرنا نصیب ہوا تھا۔
اس کتاب کا نام جھے یاد نہیں آ رہا۔ لیکن اس کے مؤلف کا نام جھے آج
تک یاد ہے، وہ تھے پنڈت گوکل نرائن کول مردان پشاور والے۔
اس نایاب کتاب کے بارہ ہیں، میں پروفیسر پی این لیشپ سے

رابطہ پیدا کر رہے ہوں۔ غالباً اُن کو اس بارے میں کچھ معلوم ہو گا۔
اُس کتاب میں ایک صفحہ پر کچھ ایسی سطور درج تھیں کہ بنیادی
متن کچھ لوں تھا۔

”سیاسی سرشتوار۔ بھدرواہ۔ پونچھ۔ لسوہلی میں کشمیری

ہنڈت اپنی عزت اور آبرو کو بچانے کے لئے کشمیر چھوڑ کر آباد
ہو گئے۔ اور کئی لوگ کئی صوبوں میں داخلہ کر کے گئے۔ اور ادھر ادھر
دور دور تک گئے۔ کہیں نوکریاں کیں اور کہیں مزدوری کر
گئے۔ اور اُن سے بھی قدرے صاحبِ ثروت لوگ بیرون ہندوستان
گئے، وہ لوگ اُس زمانہ میں ”شرا“ کہلاتے تھے اور وہ جی کے
سبھی براہمن تھے۔ وہ وروان تھے۔ تمام شاستریوں پر بڑا تھا۔
اُن کا ایک ایسے علاقے میں جو سمندر پار تھا، شہر بنا لیا۔
نیک کے جنم کا باعث بنا۔ پوہا یا پٹنہ دھرم کرم شرا دھندھیا
کے کارن وہ لوگ دریاؤں کے پاس ٹھکانے بناتے گئے۔ وہ
ٹھکانے جو محض جھونپڑیاں تھیں۔ مقامی آبادی اُن کو دیکھ کر
حیران و پریشان رہی کہ یہ لوگ کافی وسیع تک پانی کے ساتھ کھیلنے
رہتے ہیں، وہ لوگ اپنے مقامی لہجہ اور مادری بولی میں ”شرا“
کو ”شرمن“ کہا کرتے تھے جو بگڑتے بگڑتے ”جرمن“ بن گیا۔ اور آج
کا جرمن کشمیری ہنڈتوں کی ہجرت کا مرہون مینٹ ہے۔“
کچھ ایسے بھی لوگ تھے جو اپنی مقامی اور ناداری کے کارن

یا تو راستی میں ہی دم لوڑیگا۔ یا ترک مذہب کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔
 کہنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ کشمیری پنڈت جاتی اذلی ایک نصیب وطن
 اور عقائد جاتی ہی اور ہے۔ اس جاتی نے وقت کے متکین پھیروں
 کا طے کر جواب بھی دیا اور سوچ بچہ بوجھ سے متقابلہ بھی کیا۔ اور
 دور بردباری کے سامنے سرنگوں نہ ہوئے۔

ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی کشمیری پنڈت
 جاتی کا شیرازہ دوبارہ بکھر نہ سکا۔ اور اس جاتی کے لوگ ہندوستان
 کے کشیدہ فرائض میں اچھے سے، ایک ہی پٹے پر کچھ باقی رہے، وہ بدستور
 ہر سال رہتے رہے۔ غیر ہندوؤں نے کیا کچھ سلیک نہ کیا وہ تو
 آپ بھی لوگ جانتے ہیں، لیکن ہم لوگ آپس میں کیا کچھ کرتے
 ہیں۔ وہ غیر ہندوؤں سے ہی بدتر ہے۔ بہر حال جھوٹے اس بات کو

ابھی گزشتہ ماہ گھری (Khrew) میں شری جی والا جی
 بھگوتی کے استواپن سے وابستہ ایک پیشہ کی تعمیر شکار پر
 مقامی غیر ہندوؤں نے بلا وجہ بدرفتاری کا اہم چاکر شری جی والا جی
 سمیت کو ہر سال کیا۔ ان سہتی کے وفد نے جوں میں ہمارے
 سامنے معاملہ رکھا اور ہم لوگوں نے فوری طور پر سرکار کے ذمہ دار
 افسران کے عطا تمام دلائل کے مستحقان اور بھارت کی سبھی
 کشمیری پنڈت شہرچاقوں کو ایک پریسی نوٹ کے ذریعے اس
 واقع کی اطلاع دینے کے علاوہ سائنس معاملہ فہم کے لئے بھی درخواست

کی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ پریس نوٹ تمام متعلقین کے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ ایسے ہی درجنوں واقعات اور ہیں۔ لیکن ہم جیسے اس پسند فرم کی جانب غیر مندروں کا رویہ بعد از بیان ہے۔

۵ وہ وقت بھی تھا جبروت سے بڑھتے لیکن

یہ وقت بھی ہے ہم نیں کوئی جلال نہیں

۵ یہ تمہارا دل تھا یا پتھر نشا

ہر ظلم کو جتنے جتنے سہہ گیا

محترم ساتھیو! آج کی اس غلط فہمی کا ٹھکانہ میں نہیں اپنی

جاتی کی رسیوں کو مضبوط کر کے انہیں فولادی شکل دینا ہے۔ اپنی

کیمیا، کمزوریاں اور خامیاں دور کرنے کے لئے مشترکہ دماغ

سے سوچنا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ راہ و رسم پیدا کرنے میں

تقدیم کرنا ہے۔ فرداً فرداً نہیں سوچنا ہے۔ بڑے رسوم و روایات

سماجی گروہوں، اقتصادی باہر حالی اور معاشی کمزوری جیسے

اہم مسائل پر قابو پانے کے لئے نیک رائے سے اقدامات سوچنے

ہیں۔

کشمیری نڈت جو ایک مٹھی بھر قوم کی حیثیت رکھتی ہے،

کشمیر میں روبرو تنزل ہے۔ یہ لوگ ملازمتوں کے ہی دلدادہ رہے ہیں۔

مگر موجودہ وقت کے تقاضوں کے بموجب اب ملازمتوں میں نہ

کوئی گنجائش ہے نہ مانگ بلکہ یہ سمجھ لیتے کہ اب آپ کے لئے
ملائے متوں کے دروازے تقریباً بند ہی کیئے گئے ہیں۔ ایسی حالت
سے نجات پانے کے لئے اور اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کو
خودوش نہ بنانے کی غرض سے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے میں صنعت و
حرفت اور تجارت کی ترقی کے وسائل پیدا کریں۔
ہمیں چاہئے کہ اپنے بچوں کو ایسی تعلیم سے آراستہ کریں کہ جس سے ہم
ایک مضبوط اور محنت و مشقت سے روزگار کرانے والے افراد
پیدا کریں۔ موافق کیئے گا۔ ہماری مستورات کو جموٹی آن اور
غلاط قسم کی وضعداری نہ چھوڑنا ہے، وہ یہ سرگز ہرگز سوچنے
کی پروا نہیں کریں کہ مردوں کے خواتین پسینے کی کماٹی نمود و نمائش
کے لئے ہی وقف نہیں ہے، نہ یہ بیکار رسوم کی ادائیگی میں
از بس ضروری ہے، بلکہ اپنی اولاد کی خوراک اور عالیٰ تعلیم اور
دماغی تربیت میں صرف کی جانی چاہئے۔

ہم لوگ اپنی اوقات اور بساط سے باہر جا کر شادی
بیاہ لگینو پوت اور دیگر رسوم کے وقت اس قدر زیادہ روپیہ
خرچ کرتے ہیں کہ کافی دیر تک قرضداروں کے سامنے دست نگر
بھی بن کر رہنا پڑتا ہے، سرنگوں بھی لیکن دماغ سے کام لینا
تک ہم گواہ نہیں کرتے۔ ہم اپنی بہتری کے معنوں میں سوچتے ابھی
نہیں۔ چنانچہ ہماری تباہی ہمارے دروازوں پر مسلسل دست کر

دینی رہتی ہے اور اس طرح ہم اپنی پوزیشن اپنی ساکھ اور حیثیت کو خود ہی اپنے دماغ سے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیتے ہیں ہماری جاتی میں اکثریتی تعداد درمیانی طبقہ کی ہے کہ جن کی آمدن کے ذرائع قلیل ہیں اور وسائل محدود لیکن پھر بھی ہم لوگ دیکھا دیکھ کے بیشک رینگ رہ جاتے ہیں۔ چاہتے تو یہ کہ ہم اپنے اور اپنے بچکان کے مستقبل کو روشن بنانے کی سوچ لیں۔ جس کا نتیجہ اپنے ہی ہاتھ میں بہترین ہو سکتا ہے۔

جو کمرے بن کر نہ اترے تھے کسوٹی پر نشاۃ

وہ ہمیشہ کے لئے کھوٹے اپنی گر دانے گئے۔

ناظرینِ کراچم۔ ریاست جموں و کشمیر کی کشمیری پنڈت جاتی کی تین اور صرف تین نمائندہ نشستھائیں ہیں، وہ ہیں آل اسٹیٹ کشمیری پنڈت کانفرنس شری سنا تن و صرم یو وک سیما سرینگر جموں و کشمیر ہندو دیوستان سرکھشا سمیتی سرینگر اور کشمیری پنڈت سبھا۔ ان کے علاوہ چھوٹی چھوٹی محضیں کو بھی یہاں آج کا دائرہ عمل اپنے ہی علاقہ گھاؤں یا قصبہ کے لئے ہے۔

شری سنا تن و صرم یو وک سیما کی بھاگ ڈور ان رولز قائم مقام صدر ڈاکٹر ایسی این پٹن کے ہاتھوں میں ہے۔ ان کے صدر پنڈت ہر جی

کوئی رینہ کی خرابی صحت کے کارن نئی باڈی کی تشکیل کی گئی ہے۔
 نئی باڈی کوئی ۳ ماہ پہلے معرض وجود میں آئی ہے۔ ڈاکٹر پشین کی
 ذات گرامی جاتی کے لئے وقف ہے۔ ان کے دل اور دماغ تمام پنڈت
 جاتی کی امانت ہیں۔ میں یہ باتیں و ثوق سے اس لئے کہہ سکتا ہوں
 کہ میں ان کے دوش بدوش جاتی کے مفاد میں کئی میدانوں میں کام
 کر چکا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی رہنمائی میں شری سناٹن
 دھرم یوگک سبھا پنڈت جاتی کے کار کو ہرگز ہرگز برباد نہ ہونے
 چاہئے گی۔

ہندو دیوستان سرکھشا متی سرنگر کے کنوینر پنڈت امر ناتھ
 صاحب گنجو ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ شیر سیر ہیں اور
 آپ کے قدم کسی موقع پر لڑکھڑانے کا نام نہیں لیتے۔ آپ کا واسطہ
 جموں کشمیر یا اس سے باہر کئی دھار کا مستحقوں سے برابہ قائم ہے آپ
 دیوستانوں کی پوزیٹا اور حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے
 میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

اسی طرح جموں میں مقیم کشمیری پنڈتوں کی نمائندہ جماعت
 کشمیری پنڈت سبھا کے صدر ہیں۔ اس کے صدر پنڈت رادھا
 کرشن تیکو ہیں۔ آپ برادری کے کار کے لئے مرد آہن کی حیثیت
 رکھتے ہیں اور بطور سیکرٹری یا رمنڈریشن سر انجیم شری

اس وقت کے

پتھر تو نیند نہ آتا تھا کول - گورنر و وزیر بالیات -
 پٹن انبال کرشن دور - پانی اگاؤ ٹنٹ جنرل -
 نام چند بک - اسپیکر جنرل کسٹمز و سابق وزیر اعظم
 بیٹے بہادر امر ناتھ پورن - اگاؤ ٹنٹ جنرل کسٹمز
 بی ایل خمر - اگاؤ ٹنٹ جنرل
 شونہ زانوہ فو طیدار - پیر پیر لیو سیلیٹیو کونسل
 مسٹر ہمشش بیالال عظیم - آر بی بی جی ہائیگورسٹ
 پٹن بیون ناتھ کول - ڈائریکٹر سری کلچر -
 جبالال کول جلالی - اسسٹنٹ گورنر -
 مندر لال سپرو - کمپیکل انڈر امینر -
 پریم ناتھ کول اور پٹنٹ جگن ناتھ بٹ

مستزادہ صدر اعلیٰ بی بی میں کم سے کم عرصہ اور زیادہ سے
 زیادہ عرصہ کے ساتھ بالترتیب پٹنٹ پریم ناتھ کول اور پٹنٹ
 بیون ناتھ بٹ سے بطور صدر نام کیا - پٹنٹ جگن ناتھ بٹ
 اور بی بی کول کے ساتھ صدر بنے رہے -

تصویر - جے وائی بی بی کو ابھار کر دیکھو
 ایک لمحہ کی عبادت رہ گئی -

کشمیری پنڈت سمجھا جنہوں ایک غیر سیاسی سماجیات اور
دھارمک سمجھتا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں درج ذیل
باتیں شامل ہیں۔

۱) کشمیری پنڈتوں کو صف آرا کرنا۔

۲) سناٹن دھرم کے فلسفیانہ تخیل کا پرچار کرنا۔

۳) سماجک، دھارمک اور تمدنی ورثہ میں نئی سوج بھونکنا
۴) برادری میں اشتراک اور اتحاد کا مادہ پیدا کرنے کی
طرف توجہ کرنا۔

۵) برادری کی معاشی حالت میں سدھار لانا۔

۶) برادری سے بڑی رسوم، اداہم اور روایت پرستی کو
ختم کرنے کی طرف دھیان دینا۔

۷) برادری کو مسلسل سوشل ریفرنارم کی طرف راغب کرنا۔
اس کے علاوہ۔۔۔

۸) سمجھا کی مزید تعمیرات کے لئے ماسٹر پلان پر عملدرآمد
کرنا۔

(ب) دستورات کے لئے دستکاری سرگز قائم کرنا۔

(ج) برائعاتی اعداد و شمار پر مبنی برائعاتی کی ڈائریکٹری کی
تشکیل کرنا۔

(ج) دھارمک پانچشالاؤں کا قیام اور

(س) ماہانہ رسالہ کا از سر نو اجراء کرنا۔ وغیرہ۔

کشہیری پنڈت سبھا جموں بڑی شان و شوکت کے ساتھ
 دھارمک تہواروں کو برابر مناتی چلی آ رہی ہے۔ اس طرح تہا
 پشور تری۔ رنگ تری۔ نور یہہ۔ بسپا کھی۔ جمیہ ششمی۔ آشادھ
 اشٹی۔ ساون پورنیماشی۔ اننت چودہ۔ جنم اشٹی۔ رودھراج بھیر
 جینتی۔ پورہ اشٹی۔ درنگا اشٹی۔ جہا نومی۔ دیوالی اور رام نومی،
 وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ دواورہ ہونے چاہئے جاتے ہیں اور
 پتراماوسی کا شرادھ ساموہک ڈھنگ سے کروایا جاتا ہے۔ سبھا
 ہزار بھادری کے ہر رکھ میں بھقہ مسادی شریک ہوتی ہے۔ حاجتمند
 افراد کو تمام تر مرتبوں کی گری فراہم کرتی ہے۔ جس پر سبھا اپنے قلیل
 وسائل کو سامنے رکھ کر تھوڑی بہت سبڑی دیتی ہے۔ انھوں
 کے جلوہوں میں سبھا کے نمائندے برابر شریک ہوتے ہیں۔ ستم رسیدہ
 پیواریوں کے لئے مٹی المقدور امداد فراہم کرنا سبھا کا ایک
 اہم اصول ہے۔ کمزور لوگوں کی مالی امداد تھوڑی بہت کی ہی
 جاتی ہے۔ اور شادی بیاہ اور یگینو پوت کے موقعوں پر معمولی
 کرپہ پر بڑا بھی لانا کئے جاتے ہیں۔

میں نے کہا میں نصیب کی باتیں

دل مفاسس غریب کی باتیں

سامعینِ کرام۔ اس وقت سبھا ہذا کے پاس لگ بھگ

۸ سے ۱۰ لاکھ تک سی غیر منقولہ جائیداد ہے جس کا پچھ حصہ
خستہ حالت میں ہے اور کافی حصہ قابلِ تعمیر و مرمت ہے اس کے
علاوہ منقولہ جائیداد جو کوئی ۳۰ سے ۴۰ ہزار تک کی ہو سکتی ہے
از قسم برتن، بسترے، الماریاں، اسپاکی بیٹیاں اور ٹرنک،
کتب، موجود ہیں۔ سبھا کے بیرون احاطہ میں بھگوان شکر اور
مہا گنیش جی کی شاندار مورتیاں دروں مندر موجود ہیں۔ پاس
ہی اٹھارہ بانوؤں والی دُرگا بھگونی کی قدر آدم تصویر ہے۔
مہا لکشمی جی کا مندر ہے اور کھیر لوالی تولہ مولا کی اماں ایک
تالاب بھی موجود ہے۔ سبھا کے پاس گئے وقتوں سے ایک ٹیلیفون
موجود ہے جس کا نمبر ۵۷۷۴ ہے۔

اور پھر سماجی برائیوں کو دور کرنے کے لئے سبھا کے تمام
بہی خواہ اور جاتی کے ہمدرد تبلیغی مشن پر کامزن رہتے ہیں۔
آپسی بھائی چارہ کو تقویت پہنچانے کے لئے جاتی کے غم خوار اپنا
قیمتی وقت لگاتے رہتے ہیں۔ سبھا نے جاتی کی کئی دختران کو
غلط باتوں میں جانے سے بچانے اور روکنے کے لئے معمولی
سی اطلاع پر درجنوں بار قابلِ تحسین قدم اٹھائے ہیں۔
سبھا ہذا تمام ہندوؤں کے مشترکہ معاملوں اور

پہ و گزشتہوں میں برابر کا سہ بیوگ پر دھیان کرتی ہے۔ تمام دھارہ مکات
 جموں میں جو ستائیں دھرم سے متعلق ہوں، میں سمجھا اپنی مخصوص
 جہان کی شامل کرتی ہے۔ زیادہ جموں میں ایسے دھارہ کے جلووں
 میں دھرم اور کثرت سے ملے۔ تھ کے سوا کچھ بھی شامل نہ ہوتا تھا اور
 گزشتہ سہ بیوگوں سے جہان کی لکڑیوں کا سلسلہ کشہیری پنڈت
 سمجھا جموں نے قائم کیا۔

گزشتہ برس ویشو ہندو سمیلن جو جموں میں منعقد ہوا، میں
 سمجھا نے اس کی داریا کیا۔ شرک کے علاوہ اس کی جانب سے کسی
 اقسام کے پوسٹر جاری کئے۔ اردو اور ہندی میں ۱۹۳۰ء سائز
 کے پوسٹر جاری کرنے پر سمجھا کو تمام طرفین سے ڈھیر ساری مبارکیاں
 حاصل ہوئی۔ ویشو ہندو سمیلن کے اختتام کے بعد گیتا جموں
 میں تمام دھارہ کے مسندوں کے نمائندوں کا ایک اجتماع ہوا
 جس میں سمیلن سے متعلق خیالات دریافت کئے گئے۔ چونکہ اس
 سمیلن کے خلاف کسی شریک نے غصہ نہ کوئی کتابچہ تقسیم کیا تھا
 اور زبان سے بھی بہت کچھ کہا تھا۔ لہذا مقررین نے تابڑ توڑ عمل
 کئے۔ لیکن پنڈت امر ناتھ گنجو نے معنی برصداقت و اولہ انگیز بیان
 دیا جس کا بہت کچھ اثر رہا۔ اور جب شیاز مند کی حکم ہوا، تو
 اس نے چند اشعار میں تمام تقاریر کو حیدر کے پیش کیا۔ جیسا کہ
 بزرگان دین نے موقع پر ہی ظاہر فرمایا۔ آپ کے تفسیر طبع کے لئے

وہ چند اشعار پیش کرتا ہوں۔

پروے سے کوئی نکل چکا ہے اور تو کوئی بات نہیں
 اس دنیا میں بدل گیا ہے اور تو کوئی بات نہیں
 آپ سے کہوں کہوں کیسے کیسے کہوں آپ سے یہ
 دیوانہ، دیوانہ ہوا ہے، اور تو کوئی بات نہیں
 بے شرمی کی حد سے گزر کر قاتل نے یہ کہہ ہی دیا
 مانتھوں پر یہ رنگ جینا ہے، اور تو کوئی بات نہیں
 آئینے میں پر تو پڑا ہے، کیسے یہ معلوم نہیں
 خالی درپن دیکھ لیا ہے، اور تو کوئی بات نہیں
 کچھ کچھ سے رہنے میں جو کون انہیں سمجھائے تھا
 تھوڑا سا احسان کیا ہے اور تو کوئی بات نہیں۔

ناظرین کرام۔ کشمیری پنڈت سبھا کے حالیہ چناؤ کی
 نسبت آپ کو کچھ کچھ بتانا چاہاں پر کوئی بے عمل نہ ہو گا۔
 سبھا کی تواریخ میں ۱۰ مئی ۱۹۷۷ء کا دن ایک تواریخی
 دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس چناؤ کے موقع پر پہلی بار ہم نے
 جمہوری طرز کو اپنا یا۔ حفیہ بلیٹ کے ذریعہ الیکشن ہوئے۔ اسکا
 بلیٹ پیر اپنی نوعیت کا پہلا تھا۔ بلیٹ پیٹرکھ اُسیدوانوں
 کے نام اردو، ہندی اور انگریزی میں پرنٹ کروائے گئے تھے اور ان کے

سامنے ہر ایک اُمیدوار کا اپنا چناؤ نشان تھا۔ جو ریڈ رنگ آفیسر
 ڈاکٹر ڈی۔ این صرف ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف لار جموں
 یونیورسٹی نے الٹ کئے تھے، الیکشن پر صبح سویرے سے ہی جس قدر
 گہم گہمی ہونا چاہئے تھی، وہ برابر دیکھنے کو ملتی تھی۔ رنگ برنگی
 پوسٹروں سے تمام شہر کی دیواریں سجائی گئی تھیں۔ ہر اُمیدوار
 میٹڈل کے ذریعے پراپیکنڈ کرتا تھا۔ ۸ بجے صبح سے شام کے
 ۵ بجے تک جلتی دھوپ میں برادری کے ہر مرد و زن نے جو بھی بالغ
 تھا، اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔ پریس پولنگ کا برابر مشاہدہ کرتا
 رہا۔ گورنمنٹ اور انتظامیہ کے اہلکار بھی کشمیری پنڈتوں کا
 ڈسپین دیکھ کر حیران نظر آ رہے تھے۔ چنانچہ پہلے ۵ شام کے تھوڑی
 دیر بعد چناؤ نتائج کا اعلان ہوا اور شادیانے بجنے شروع ہو گئے۔
 برادری کارکنوں۔ ممبران ورکنگ کمیٹی اور سبھا کے
 عہدیداروں کے لئے کشمیری پنڈت سبھا نے ایک مخصوص ڈھنگ
 کا حلف نامہ وضع کیا جس کو متعلقین نے خوشی خوشی پُر کر کے
 صدر سبھا کے حوالہ کیا۔

اس بات کا ذکر کرنا کوئی بے محل نہ ہوگا کہ دھرم پریوتن
 کی وبا کو روکنے کے لئے سبھا ہذا نے اس سلسلہ میں چلائے
 گئے آندولن میں دوسری دھار تک سنستھاؤں کو سہیوگ
 پر دھان کیا۔

معزز حاضرین -

آخر میں اس اجتماع سے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ تمام تر پہلوؤں کو سامنے رکھ کر ایک ایسا طریقہ کار اپنایا جائے یا ایسا ایکہ عمل ترتیب دیا جائے جو پیش کے طول و عرض میں سکونت پذیر کشمیری پنڈت جاتی جو بکھری بکھری سی بھی ہے، کو یکجا بیٹھ کر حال اور مستقبل کے بارے میں سوچنے کا آسان اور بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ نیز مستقبل و قریب و بعید کے لئے اس کو مکمل آزادی نصیب کرے تاکہ وہ ہر لحاظ سے اند اور باہر سے خوش رہے اور بھگوان سے برابر تھا ہے کہ وہ اس جاتی کو تمام مشکلات سے آزاد کرے۔ اس جاتی کو اور عقل سلیم دے کہ اس کو سلیس زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جن کو نہیں یگانگت منظور وہ نثار

بے گانہ بن کے اپنے ہی گھر پر رہا کریں
اب میں تتمہ پر آگیا ہوں۔ لہذا آپ لوگوں کا شکریہ اور آپکو
نمسکار۔ مان ٹینگے کس طرح ہم یہ نثار آپ اپنے نام سے واقف نہیں

بدری ناگد بھان نثار دہلوی

جنرل سیکرٹری کشمیری پنڈت سبھا جتوں
کشیہ لو اس، انپھلا، راپٹری

نوٹ:-

مندکرہ صدر دستاویز کو سنبھالنے کے بعد کشمیری پنڈت
سیما جموں کی ورکنگ کمیٹی نے مرشد کر راہ سے اس کو چھپوانے
کی منظوری دیدی اور طے پایا کہ تمام متعلقین کو اس کی کاپیاں
ارسال کی جائیں۔

جموں پرنٹنگ پریس موتی بازار جموں

شعبہ اشاعت

کشمیری پنڈت سیما کشپا نو اس، مہلا، رباطی
جموں